Ketabton.com

ارمغانِ حجاز

اُردو

(c) ketabton.com: The Digital Library

تصویر و مُصوّر

تصویر

خبر، عقل و خِرد کی ناتوانی
نظر، دل کی حیاتِ جاودانی
نہیں ہے اس زمانے کی تگ و تاز
سزاوارِ حدیثِ لَن ترانی

مُصوّر

تو ہے میرے کمالاتِ ہنر سے
نہ ہو نومید اپنے نقش گر سے
مرے دیدار کی ہے اک یہی شرط
کہ تُو پِنہاں نہ ہو اپنی نظر سے

(c) ketabton.com: The Digital Library

تصویر و مُصوّر

تصویر

کہا تصویر نے تصویر گر سے
نمائش ہے مری تیرے ہنرِ سے
و لیکن کس قدر نا مُنصفی ہے
کہ تُو پوشیدہ ہو میری نظر سے!

مُصوّر

گراں ہے چشمِ بینا دیدہ وَر پر
جہاں بینی سے کیا گزری شرَر پر!
نظر، درد و غم و سوز و تب و تاب
تُو اے ناداں، قناعت کر خبر پر

(c) ketabton.com: The Digital Library

عالمِ برزخ

صدائے غیب

گرچہ برہم ہے قیامت سے نظامِ ہست و بود
ہیں اسی آشوب سے بے پردہ اسرارِ وجود
زلزلے سے کوہ و دَر اُڑتے ہیں مانندِ سحاب
زلزلے سے وادیوں میں تازہ چشموں کی نمود
ہر نئی تعمیر کو لازم ہے تخریبِ تمام
ہے اسی میں مشکلاتِ زندگانی کی کشود

زمین

آہ یہ مرگِ دوام، آہ یہ رزمِ حیات
ختم بھی ہوگی کبھی کشمکشِ کائنات!
عقل کو ملتی نہیں اپنے بُتوں سے نجات
عارف و عامی تمام بندۂ لات و منات
خوار ہُوا کس قدر آدمِ یزداں صفات
قلب و نظر پر گراں ایسے جہاں کا ثبات
کیوں نہیں ہوتی سحَر حضرتِ انساں کی رات؟

(c) ketabton.com: The Digital Library

عالمِ بَرزخ

صدائے غیب

نے نصیبِ مار و کژدُم، نے نصیبِ دام و دَد
ہے فقط محکوم قوموں کے لیے مرگِ ابد
بانگِ اسرافیل اُن کو زندہ کر سکتی نہیں
رُوح سے تھا زندگی میں بھی تہی جن کا جسَد
مر کے جی اُٹھنا فقط آزاد مردوں کا ہے کام
گرچہ ہر ذی رُوح کی منزل ہے آغوشِ لحد

قبر

(اپنے مُردے سے)

آہ، ظالم! تُو جہاں میں بندۂ محکوم تھا
میں نہ سمجھی تھی کہ ہے کیوں خاک میری سوز ناک
تیری میّت سے مری تاریکیاں تاریک تر
تیری میّت سے زمیں کا پردۂ ناموس چاک
الحذَر، محکوم کی میّت سے سو بار الحذَر
اے سرافیل! اے خدائے کائنات! اے جانِ پاک!

(c) ketabton.com: The Digital Library

عالمِ بَرزخ

مُردہ اپنی قبر سے

کیا شے ہے، کس امروز کا فردا ہے قیامت
اے میرے شبستانِ کُہن! کیا ہے قیامت؟

قبر

اے مُردۂ صد سالہ! تجھے کیا نہیں معلوم؟
ہر موت کا پوشیدہ تقاضا ہے قیامت!

مُردہ

جس موت کا پوشیدہ تقاضا ہے قیامت
اُس موت کے پھندے میں گرفتار نہیں میں
ہر چند کہ ہوں مُردۂ صد سالہ و لیکن
ظُلمت کدۂ خاک سے بیزار نہیں میں
ہو رُوح پھر اک بار سوارِ بدنِ زار
ایسی ہے قیامت تو خریدار نہیں میں

(c) ketabton.com: The Digital Library

معزول شہنشاہ

ہو مبارک اُس شہنشاہِ نِکو فرجام کو
جس کی قربانی سے اسرار ملوکیّت ہیں فاش
'شاہ' ہے برطانوی مندر میں اک مٹّی کا بُت
جس کو کر سکتے ہیں، جب چاہیں پُجاری پاش پاش
ہے یہ مُشک آمیز افیوں ہم غلاموں کے لیے
ساحرِ انگلیس! مارا خواجۂ دیگر تراش

(c) ketabton.com: The Digital Library

دوزخی کی مُناجات

اس دیرِ کُہن میں ہیں غرض مند پُجاری
رنجیدہ بُتوں سے ہوں تو کرتے ہیں خدا یاد
پوجا بھی ہے بے سُود، نمازیں بھی ہیں بے سُود
قسمت ہے غریبوں کی وہی نالہ و فریاد
ہیں گرچہ بلندی میں عمارات فلک بوس
ہر شہر حقیقت میں ہے ویرانۂ آباد
تیشے کی کوئی گردشِ تقدیر تو دیکھے
سیراب ہے پرویز، جِگر تَشنہ ہے فرہاد
یہ علم، یہ حکمت، یہ سیاست، یہ تجارت
جو کچھ ہے، وہ ہے فکرِ ملوکانہ کی ایجاد
اللہ! ترا شُکر کہ یہ خطّۂ پُر سوز
سوداگرِ یورپ کی غلامی سے ہے آزاد!

(c) ketabton.com: The Digital Library

مسعود مرحوم

خودی ہے زندہ تو ہے موت اک مقامِ حیات
کہ عشق موت سے کرتا ہے امتحانِ ثبات
خودی ہے زندہ تو دریا ہے بے کرانہ ترا
ترے فراق میں مُضطر ہے موجِ نیل و فرات
خودی ہے مردہ تو مانندِ کاہ پیشِ نسیم
خودی ہے زندہ تو سلطانِ جملہ موجودات
نگاہ ایک تجلّی سے ہے اگر محروم
دو صد ہزار تجلّی تلافیِ مافات
مقام بندۂ مومن کا ہے ورائے سپہر
زمیں سے تا بہ ثُریّا تمام لات و منات
حریمِ ذات ہے اس کا نشیمنِ ابدی
نہ تِیرہ خاکِ لحدَ ہے، نہ جلوہ گاہِ صفات
خود آگہاں کہ ازیں خاک داں بروں جَستند
طلسمِ مہر و سپہر و ستارہ بشکستند

(c) ketabton.com: The Digital Library

نہ مجھ سے پُوچھ کہ عمرِ گریز پا کیا ہے
کسے خبر کہ یہ نیرنگ و سیمیا کیا ہے
ہُوا جو خاک سے پیدا، وہ خاک میں مستور
مگر یہ غَیبتِ صغریٰ ہے یا فنا، کیا ہے!
غبار راہ کو بخشا گیا ہے ذوقِ جمال
خِرد بتا نہیں سکتی کہ مُدّعا کیا ہے
دِل و نظر بھی اسی آب و گِل کے ہیں اعجاز
نہیں تو حضرتِ انساں کی انتہا کیا ہے؟
جہاں کی رُوحِ رواں 'لا اِلٰہَ اِلّا ھوُ'،
مسیح و میخ و چلیپا، یہ ماجرا کیا ہے!
قصاص خُونِ تمنّا کا مانگیے کس سے
گناہ گار ہے کون، اور خُوں بہا کیا ہے
غمیں مشو کہ بہ بندِ جہاں گرفتاریم
طلسم ہا شکنَد آں دلے کہ ما داریم

(c) ketabton.com: The Digital Library

مسعود مرحوم

یہ مہر و مہ، یہ ستارے یہ آسمانِ کبود
کسے خبر کہ یہ عالم عدَم ہے یا کہ وجود
خیالِ جادہ و منزل فسانہ و افسوں
کہ زندگی ہے سراپا رحیلِ بے مقصود
رہی نہ آہ، زمانے کے ہاتھ سے باقی
وہ یادگارِ کمالاتِ احمد و محمود
زوالِ علم و ہنرِ مرگِ ناگہاں اُس کی
وہ کارواں کا متاعِ گراں بہا مسعود!
مجھے رُلاتی ہے اہلِ جہاں کی بیدردی
فغانِ مرغِ سحَر خواں کو جانتے ہیں سرود
نہ کہہ کہ صبر میں پنہاں ہے چارۂ غمِ دوست
نہ کہہ کہ صبر معمّائے موت کی ہے کشود
"دلے کہ عاشق و صابر بود مگر سنگ است
ز عشق تا بہ صبوری ہزار فرسنگ است"
(سعدیؒ)

(c) ketabton.com: The Digital Library

آوازِ غیب

آتی ہے دمِ صبح صدا عرشِ بریں سے
کھویا گیا کس طرح ترا جوہرِ ادراک!
کس طرح ہُوا کند ترا نشترِ تحقیق
ہوتے نہیں کیوں تجھ سے ستاروں کے جگر چاک
تُو ظاہر و باطن کی خلافت کا سزاوار
کیا شُعلہ بھی ہوتا ہے غلامِ خس و خاشاک
مہرِ و مہ و انجم نہیں محکوم ترے کیوں
کیوں تیری نگاہوں سے لرزتے نہیں افلاک
اب تک ہے رواں گرچہ لہُو تیری رگوں میں
نے گرمیِ افکار، نہ اندیشۂ بے باک
روشن تو وہ ہوتی ہے، جہاں بیں نہیں ہوتی
جس آنکھ کے پردوں میں نہیں ہے نگہِ پاک
باقی نہ رہی تیری وہ آئینہ ضمیری
اے کُشتۂ سُلطانی و مُلّائی و پیری!

(c) ketabton.com: The Digital Library

رُباعیات

(c) ketabton.com: The Digital Library

مری شاخِ اَمل کا ہے ثمر کیا
تری تقدیر کی مجھ کو خبر کیا
کلی گل کی ہے محتاجِ کشود آج
نسیمِ صبحِ فردا پر نظر کیا!

(c) ketabton.com: The Digital Library

فراغت دے اُسے کارِ جہاں سے
کہ چھوٹے ہر نفَس کے امتحاں سے
ہُوا پِیری سے شیطاں کُہنہ اندیش
گناہِ تازہ تر لائے کہاں سے!

(c) ketabton.com: The Digital Library

دِگرگوں عالمِ شام و سحَر کر
جہانِ خشک و تر زیر و زبر کر
رہے تیری خدائی داغ سے پاک
مرے بے ذوق سجدوں سے حذَر کر

(c) ketabton.com: The Digital Library

غریبی میں ہُوں محسودِ امیری
کہ غیرت مند ہے میری فقیری
حذر اُس فقر و درویشی سے، جس نے
مسلماں کو سِکھا دی سر بزیری!

(c) ketabton.com: The Digital Library

خرد کی تنگ دامانی سے فریاد
تجلّی کی فراوانی سے فریاد
گوارا ہے اسے نظّارۂ غیر
نِگہ کی نا مسلمانی سے فریاد!

(c) ketabton.com: The Digital Library

کہا اقبالؒ نے شیخِ حرم سے
تہِ محرابِ مسجد سو گیا کون
ندا مسجد کی دیواروں سے آئی
فرنگی بُت کدے میں کھو گیا کون؟

(c) ketabton.com: The Digital Library

کُہن ہنگامہ ہائے آرزو سرد
کہ ہے مردِ مسلماں کا لہُو سرد
بُتوں کو میری لادینی مبارک
کہ ہے آج آتشِ "اللہ ھو" سرد

(c) ketabton.com: The Digital Library

حدیثِ بندۂ مومن دل آویز
جِگر پُرخوں، نفَس روشن، نِگہ تیز
میَسّر ہو کسے دیدار اُس کا
کہ ہے وہ رونقِ محفل کم آمیز

(c) ketabton.com: The Digital Library

☆

خِرد دیکھے اگر دل کی نگہ سے
جہاں رَوشن ہے نُورِ 'لا اِلہٰ' سے
فقط اک گردشِ شام و سحر ہے
اگر دیکھیں فروغِ مہر و مہ سے

(c) ketabton.com: The Digital Library

نہ کر ذکرِ فراق و آشنائی
کہ اصلِ زندگی ہے خود نُمائی
نہ دریا کا زیاں ہے، نے گہر کا
دلِ دریا سے گوہر کی جُدائی

(c) ketabton.com: The Digital Library

ترے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے
خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے
عبَث ہے شکوۂ تقدیرِ یزداں
تو خود تقدیرِ یزداں کیوں نہیں ہے؟

(c) ketabton.com: The Digital Library

☆

کبھی دریا سے مثلِ موج ابھر کر
کبھی دریا کے سینے میں اُتر کر
کبھی دریا کے ساحل سے گزر کر
مقام اپنی خودی کا فاش تر کر!

(c) ketabton.com: The Digital Library

پانی ترے چشموں کا تڑپتا ہوا سیماب
مرغانِ سحَر تیری فضاؤں میں ہیں بیتاب
اے وادیِ لولاب!

گر صاحبِ ہنگامہ نہ ہو منبر و محراب
دیں بندۂ مومن کے لیے موت ہے یا خواب
اے وادیِ لولاب!

ہیں ساز پہ موقُوف نوا ہائے جگر سوز
ڈھیلے ہوں اگر تار تو بے کار ہے مضراب
اے وادیِ لولاب!

مُلّا کی نظر نُورِ فراست سے ہے خالی
بے سوز ہے میخانۂ صُوفی کی مئے ناب
اے وادیِ لولاب!

بیدار ہوں دل جس کی فغانِ سَحری سے
اس قوم میں مُدّت سے وہ درویش ہے نایاب
اے وادیِ لولاب!

(c) ketabton.com: The Digital Library

موت ہے اک سخت تر جس کا غلامی ہے نام
مکر و فنِ خواجگی کاش سمجھتا غلام!
شرعِ ملوکانہ میں جدّتِ احکام دیکھ
صُور کا غوغا حلال، حشر کی لذّت حرام!
اے کہ غلامی سے ہے رُوح تری مُضمحل
سینۂ بے سوز میں ڈھونڈ خودی کا مقام!

(c) ketabton.com: The Digital Library

آج وہ کشمیر ہے محکوم و مجبور و فقیر
کل جسے اہلِ نظر کہتے تھے ایرانِ صغیر
سینۂ افلاک سے اُٹھتی ہے آہِ سوز ناک
مردِ حق ہوتا ہے جب مرعوبِ سُلطان و امیر
کہہ رہا ہے داستاں بیدردیِ ایّام کی
کوہ کے دامن میں وہ غم خانۂ دہقانِ پیر
آہ! یہ قومِ نجیب و چرب دست و تر دماغ
ہے کہاں روزِ مکافات اے خُدائے دیر گیر؟

(c) ketabton.com: The Digital Library

گرم ہو جاتا ہے جب محکوم قوموں کا لہُو
تھرتھراتا ہے جہانِ چارِ سوُے و رنگ و بو
پاک ہوتا ہے ظن و تخمیں سے انساں کا ضمیر
کرتا ہے ہر راہ کو روشن چراغِ آرزو
وہ پُرانے چاک جن کو عقل سی سکتی نہیں
عشق سیتا ہے اُنھیں بے سوزن و تارِ رَفو
ضربتِ پیہم سے ہو جاتا ہے آخر پاش پاش
حاکمیّت کا بُتِ سنگیں دل و آئینہ رُو

(c) ketabton.com: The Digital Library

دُرّاج کی پرواز میں ہے شوکتِ شاہیں
حیرت میں ہے صیّاد، یہ شاہیں ہے کہ دُرّاج!
ہر قوم کے افکار میں پیدا ہے تلاطُم
مشرق میں ہے فردائے قیامت کی نمود آج
فطرت کے تقاضوں سے ہُوا حشر پہ مجبور
وہ مُردہ کہ تھا بانگِ سرافیل کا محتاج

(c) ketabton.com: The Digital Library

رِندوں کو بھی معلوم ہیں صُوفی کے کمالات
ہر چند کہ مشہور نہیں ان کے کرامات
خود گیری و خودداری و گلبانگِ 'انا الحق'
آزاد ہو سالک تو ہیں یہ اس کے مقامات
محکوم ہو سالک تو یہی اس کا 'ہمہ اوست'
خود مُردہ و خود مرقد و خود مرگ مفاجات!

(c) ketabton.com: The Digital Library

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیّری
کہ فقرِ خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری
ترے دِین و ادب سے آ رہی ہے بوئے رُہبانی
یہی ہے مرنے والی اُمّتوں کا عالمِ پیری
شیاطین ملوکیّت کی آنکھوں میں ہے وہ جادو
کہ خود نخچیر کے دل میں ہو پیدا ذوقِ نخچیری
چہ بے پروا گذشتند از نوائے صبحگاہِ من
کہ بُرد آں شور و مستی از سیہ چشمانِ کشمیری!

(c) ketabton.com: The Digital Library

سمجھا لہُو کی بوند اگر تُو اسے تو خیر
دِل آدمی کا ہے فقط اک جذبۂ بلند
گردش مہ و ستارہ کی ہے ناگوار اسے
دل آپ اپنے شام و سحَر کا ہے نقش بند
جس خاک کے ضمیر میں ہے آتشِ چنار
ممکن نہیں کہ سرد ہو وہ خاکِ ارجمند

(c) ketabton.com: The Digital Library

سمجھا لہُو کی بوند اگر تُو اسے تو خیر
دِل آدمی کا ہے فقط اک جذبۂ بلند
گردش مہ و ستارہ کی ہے ناگوار اسے
دل آپ اپنے شام و سحَر کا ہے نقش بند
جس خاک کے ضمیر میں ہے آتشِ چنار
ممکن نہیں کہ سرد ہو وہ خاکِ ارجمند

(c) ketabton.com: The Digital Library

کھلا جب چمن میں کتب خانۂ گل
نہ کام آیا مُلّا کو علمِ کتابی
متانت شکن تھی ہوائے بہاراں
غزل خواں ہُوا پیرکِ اندرابی
کہا لالۂ آتشیں پیرہن نے
کہ اَسرارِ جاں کی ہوں میں بے حجابی
سمجھتا ہے جو موت خوابِ لحد کو
نہاں اُس کی تعمیر میں ہے خرابی
نہیں زندگی سلسلہ روز و شب کا
نہیں زندگی مستی و نیم خوابی
حیات است در آتشِ خود تپیدن
خوش آں دم کہ ایں نکتہ را بازیابی
اگر زآتشِ دل شرارے بگیری
تواں کرد زیرِ فلک آفتابی

(c) ketabton.com: The Digital Library

آزاد کی رگ سخت ہے مانندِ رگِ سنگ
محکوم کی رگ نرم ہے مانندِ رگِ تاک
محکوم کا دل مردہ و افسردہ و نومید
آزاد کا دل زندہ و پُرسوز و طرب ناک
آزاد کی دولت دلِ روشن، نفسِ گرم
محکوم کا سرمایہ فقط دیدۂ نم ناک
محکوم ہے بیگانۂ اخلاص و مروّت
ہر چند کہ منطق کی دلیلوں میں ہے چالاک
ممکن نہیں محکوم ہو آزاد کا ہمدوش
وہ بندۂ افلاک ہے، یہ خواجۂ افلاک

(c) ketabton.com: The Digital Library

تمام عارف و عامی خودی سے بیگانہ
کوئی بتائے یہ مسجد ہے یا کہ میخانہ
یہ راز ہم سے چھُپایا ہے میر واعظ نے
کہ خود حرم ہے چراغِ حرم کا پروانہ
طلسمِ بے خَبری، کافری و دِیں داری
حدیثِ شیخ و برہِمن فُسون و افسانہ
نصیبِ خطّہ ہو یا رب وہ بندۂ درویش
کہ جس کے فقر میں انداز ہوں کلیمانہ
چھُپے رہیں گے زمانے کی آنکھ سے کب تک
گہر ہیں آبِ وُلر کے تمام یک دانہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

دِگرگوں جہاں اُن کے زورِ عمل سے
بڑے معرکے زندہ قوموں نے مارے
مُنجّم کی تقویمِ فردا ہے باطل
گرے آسماں سے پُرانے ستارے
ضمیرِ جہاں اس قدر آتشیں ہے
کہ دریا کی موجوں سے ٹُوٹے ستارے
زمیں کو فراغت نہیں زلزلوں سے
نُمایاں ہیں فِطرت کے باریک اشارے
ہمالہ کے چشمے اُبلتے ہیں کب تک
خضَر سوچتا ہے وُلر کے کنارے!

(c) ketabton.com: The Digital Library

نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا
کہ صُبح و شام بدلتی ہیں ان کی تقدیریں
کمالِ صدق و مروّت ہے زندگی ان کی
معاف کرتی ہے فطرت بھی ان کی تقصیریں
قلندرانہ ادائیں، سکندرانہ جلال
یہ اُمتیں ہیں جہاں میں برہنہ شمشیریں
خودی سے مردِ خود آگاہ کا جمال و جلال
کہ یہ کتاب ہے، باقی تمام تفسیریں
شکوہِ عید کا منکر نہیں ہوں میں، لیکن
قبولِ حق ہیں فقط مردِ حُر کی تکبیریں
حکیم میری نواؤں کا راز کیا جانے
ورائے عقل ہیں اہلِ جُنوں کی تدبیریں

(c) ketabton.com: The Digital Library

چہ کافرانہ قِمارِ حیات می بازی
کہ با زمانہ بسازی بخود نمی سازی
دِگر بمدرسہ ہائے حرم نمی بینم
دلِ جُنید و نگاہِ غزالی و رازی
بحکمِ مفتیِ اعظم کہ فطرتِ ازلیست
بدینِ صعوہ حرام است کارِ شہبازی
ہماں فقیہِ ازَل گُفت جُرّہ شاہیں را
بآسماں گرَوی با زمیں نہ پروازی
منم کہ توبہ نہ کردم ز فاش گوئی ہا
ز بیمِ ایں کہ بسُلطاں کنند غمازی
بدستِ ما نہ سمرقند و نے بخارا ایست
دُعا بگو ز فقیراں بہ تُرکِ شیرازی

(c) ketabton.com: The Digital Library

ضمیرِ مغرب ہے تاجرانہ، ضمیرِ مشرق ہے راہبانہ
وہاں دِگرگوں ہے لحظہ لحظہ، یہاں بدلتا نہیں زمانہ
کنارِ دریا خضَر نے مجھ سے کہا بہ اندازِ محرمانہ
سکندری ہو، قلندری ہو، یہ سب طریقے ہیں ساحرانہ
حریف اپنا سمجھ رہے ہیں مجھے خدایانِ خانقاہی
اُنھیں یہ ڈر ہے کہ میرے نالوں سے شق نہ ہو سنگِ آستانہ
غلام قوموں کے علم و عرفاں کی ہے یہی رمزِ آشکارا
زمیں اگر تنگ ہے تو کیا ہے، فضائے گردُوں ہے بے کرانہ
خبر نہیں کیا ہے نام اس کا، خدا فریبی کہ خود فریبی
عمل سے فارغ ہُوا مسلماں بنا کے تقدیر کا بہانہ
مری اسیری پہ شاخِ گل نے یہ کہہ کے صیّاد کو رُلایا
کہ ایسے پُرسوز نغمہ خواں کا گراں نہ تھا مجھ پہ آشیانہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

حاجت نہیں اے خطۂ گلِ شرح و بیاں کی
تصویر ہمارے دلِ پُر خوں کی ہے لالہ
تقدیر ہے اک نام مکافاتِ عمل کا
دیتے ہیں یہ پیغام خدایانِ ہمالہ
سرما کی ہواؤں میں ہے عُریاں بدن اس کا
دیتا ہے ہنر جس کا امیروں کو دوشالہ
اُمید نہ رکھ دولتِ دنیا سے وفا کی
رَم اس کی طبیعت میں ہے مانندِ غزالہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

خود آگاہی نے سِکھلا دی ہے جس کو تن فراموشی
حرام آئی ہے اُس مردِ مجاہد پر زِرہ پوشی

(c) ketabton.com: The Digital Library

آں عزمِ بلند آور آں سوزِ جگر آور
شمشیرِ پدر خواہی بازوے پدر آور

(c) ketabton.com: The Digital Library

غریبِ شہر ہوں میں، سُن تو لے مری فریاد
کہ تیرے سینے میں بھی ہوں قیامتیں آباد
مری نوائے غم آلود ہے متاعِ عزیز
جہاں میں عام نہیں دولتِ دلِ ناشاد
گلہ ہے مجھ کو زمانے کی کور ذوقی سے
سمجھتا ہے مری محنت کو محنت فرہاد
"☆صدائے تیشہ کہ بر سنگ میخورد دگر است
خبر بگیر کہ آوازِ تیشہ و جگر است"

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library